ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

گذشتہ اشاعت سی آگے سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۳۲ جلد ۲ - صفحہ ۱

بغیر نبی کے خدا کا کلام سمجھ نہین آسکتا اور نہ اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے

بعض احباب آمدہ از لاہور نے عبد اللہ چکڑالوی صاحب کے خیالات اور اعتقادات کا ذکر کیا اُس پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حَکَم اور عدل نے فرمایا کہ ہر ایک شی کے لئے استاد کی ضرورۃ ہے ورنہ تم دیکھ لو جس قدر تصانیف ہر ایک فن اور علم کے متعلق موجود ہین کیا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی نجل رکھا ہے ہر ایک بات کی بڑی بڑی تفصیل کی ہے اگر نجل کا ظن ہو سکتا ہے تو ایک پر ہوگا دو پر ہوگا نہ لاکھون پر مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ علم کا خاصہ ہی یہی ہے کہ بلا استاد کے نہین آتا اور نبی بھی ایک استاد ہوتا ہے (جو کہ خدا کی کلام کو سمجھا کر اس پر عمل کرنیکا طریق بتلاتا ہے) دیکھو مین الہام بیان کرتا ہون تو ساتھ ہی تفہیم بیان کر دیتا ہون اور یہ عادۃ نہ انسانون مین دیکھی جاتی ہے نہ خدا مین - کہ ایک علمی باۃ بیان کرکے پھر اُسے عملدر آمد مین لانے کے واسطے نہ سمجھاوے جو استاد کا محتاج نہین ہے وہ ضرور ٹھوکر کھاویگا - جیسے طبیب بلا استاد کے طبابت کرے تو دھوکا کھاویگا ایسے ہی جو شخص بلا توسل آنحضرۃ صلعم کے اگر خود بخود قرآن سمجھتا ہے تو ضرور دھوکا کھاویگا حضرۃ اقدس کے بیانکی تصدیق خود مولوی چکڑالوی صاحب کر رہے ہین کیونکہ اس وقت وہ خود معلم قرآن بنے ہین اور قرآن کے سمجھانے کا ان کو دعویٰ ہے ورنہ اگر ان کا مشن یہ ہے کہ قرآن پر عمل درآمد کے لئے کسی استاد (یعنی نبی) کی ضرورۃ نہین تو پھر ان کو یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کو یہ کہین کہ جو کچھ مین کہتا ہون اس پر عمل کرو بلکہ ان کو ہر ایک کو یہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک شخص بذات خود جو کچھ قرآن کو سمجھ سکتا ہے وہ اپنی اپنی جگہ خود عمل کرے اور کوئی ضرورۃ نہین کہ میری ہی اتباع کرے +

م - ا

✣

مفتری کا انجام

فرمایا مفتری تھک جاتا ہے اور اسکا پول خود لوگون پر ظاہر ہو جاتا ہے اور پھر اُسکو ذلت دامنگیر ہوتی ہے کیونکہ روز بروز کیسے افترا کر سکتا ہے افترا جیسی کچی شی کوئی نہین ہوتی حتی کہ شیشہ بھی اتنا کچا نہین ہوتا جس قدر افترا ہوتا ہے اور چونکہ مفتری کے بیان مین قوۃ جاذبہ نہین ہوتی اس لئے اس کی بدبو بہت جلد پھیل جاتی ہے +

قتل انبیاء

اس کی نسبت ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین جھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور ادھر ایسی عبارتین بھی ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نبی قتل ہوئے تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہے +

فرمایا - راستباز کی یہی نشانی ہے کہ جس مطلب کیلئے خدا نے اُسے پیدا کیا ہے جب تک وہ پورا نہو لے یا کم از کم اس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈال دے کہ آئندہ تنزل نہو تب تک وہ نہ مرے مگر ایک کذاب سے یہ بات کب ہو سکتی ہے قتل سے مراد یہ ہے کہ اس قتل مین ناکامی اور نامرادی ساتھ نہو اور جب ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے تو پھر خود مر جاوے تو کیا - یا کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو کیا موت تو بہر حال آنی ہے کسی صورت مین آگئی اسمین کیا حرج ہے اور کامیابی کی موت پر کسیکو تعجب بھی نہین ہوا کرتا اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہے قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنخضرۃ کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے اب جنگون کے بیچ مین ہزارون افسر مارے جاتے ہین لیکن اگر ان کی موت کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی ہو تو اس پر کوئی رنج نہین کرتا بلکہ خوشی کرتے ہین اور جو خدا کے اہل ہوتے ہین ان کا قتل تو انکے لئے زندگی ہے کہ اپنے قائم مقام ہزارون چھوڑ جاتے ہین آنخضرۃ کی آمد اس وقت ہوئی کہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور گئے اس وقت جبکہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سند آپکو مل گئی پس اگر آپکو کامیابی نہ ہوتی لیکن آپ کسی کے ہاتھ سے قتل بھی نہ ہوتے تو اس سے کیا فائدہ تھا اور یہ کونسا مقام فخر کا ہے ہان جب ایک شخص سلطنت قائم کرتا ہے اور اپنے قائم مقام ...... مظفر و منصور چھوڑتا ہے تو کیا پھر دشمن کی خوشی

کا موجب ہو سکتا ہے بڑی سے بڑی ذلت یہ ہے کہ ناکامی اور نامرادی کی موت آوے پس اگر آنحضرۃ صلعم اس کامیابی کی حالت مین اگر قتل کئے جاتے تو اس سے آپکی شان مین کیا حرف آ سکتا تھا یہ بھی لکھتے ہین کہ آنحضرۃ صلعم کو زہر دی گئی تھی آپ کی موت مین اس زہر کا بھی دخل تھا مگر ہم کہتے ہین کہ جب آپ کی موت ایسی حالت مین ہوئی کہ کفار اس بات سے ناامید ہوگئے کہ ان کا دین پھر عود کریگا تو ایسی حالتمین اگر آپ زہر یا قتل سے مرتے تو کونسی قابل اعتراض بات تھی۔ دین تو تباہ نہین ہو سکتا تھا۔ غرضیکہ توریت مین جس قتل کا ذکر ہے تو اس سے نامرادی اور ناکامی کی موت مراد ہے حضرۃ یحییٰ اور حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام قریبی رشتہ دار تھے۔ یحییٰ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آ سکتی تھی اگر یحییٰ قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ انکی جگہ کھڑے ہوگئے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یحییٰ کوئی صاحب شریعت نہ تھے ہو سکتا ہے کہ یہ وعدہ توریت کا صاحب شریعت کیلئے ہو۔ انگریزون اور سکھون کی لڑائیان ہوتی رہین سکھ لوگ انمین اکثر انگریزون کو قتل کرتے رہے لیکن اب جس حالت مین کہ انگریز فاتح اور بادشاہ ہین تو کیا سکھ یہ فخر کر سکتے ہین کہ ہم نے اس قدر انگریزون کو قتل کیا۔ یہ کوئی جگہ فخر کی نہین ہے کیونکہ آخر میدان انگریزون کے ہاتھ رہا زندہ وہ ہوتا ہے جس کا سکہ چلے آنحضرۃ صلعم کے بعد اب کروڑہا مسلمان موجود ہین اور ابوجہل کے بعد اسکا تابع کوئی نہین بلکہ اس کی اولاد ہونیکا کوئی نام نہین لیتا تو کیا اب ابوجہل کی طرف سے کوئی ...... یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مسلمانون کو فلان جگہ شکست دی تھی یا کوئی بیوقوف اگر یہ کہے کہ ہوا کیا آنحضرۃ صلعم بھی مر گئے اور ابوجہل بھی تو یہ اس کی غلطی ہے مقابلہ تو کامیابی سے ہوتا ہے ابوجہل کا نام ندارد اور آنحضرۃ صلعم کا تو تخت موجود ہے انبیاء کو خدا ذلیل نہین کیا کرتا انبیاء کی قوۃ ایمانی یہ ہے کہ خدا کی راہ مین جان دیدینا وہ اپنی سعادت جانتے ہین۔ اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر نظر ڈالکر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ وہ ڈرتے تھے تو یہ بالکل فضول امر ہے اور اس ڈر سے یہ مراد ہرگز نہین کہ ان کو جان کی فکر تھی بلکہ ان کو یہ خیال تھا کہ منصب رسالت کے بجا آوری مین کہین اس کا اثر اچھا نہ پڑے امیرے نزدیک مومن وہی ہے کہ اگر اس نے خدا کی راہ مین جان نہ دی ہو تو وہ روحانی طور پر ضرور جان دیکر شہید ہو چکا ہو پس اگر موسیٰ ؑ کو جان کا ہی خوف تھا تو اس سے (اگر یہ افواہ سچ ہے کہ شہزادہ پیر مولوی عبد اللطیف خان صاحب سنگسار کرکے مارے گئے ہین) عبد اللطیف صاحب ہی اچھے رہے جنہون نے ایمان ندیا اور جان دیدی پس ہمارا تو یہی خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مین نامراد مارا جاؤن اور فرض رسالت ادا نہو ✣

اگر کسی بات مین شر ہو تو یہ عادۃ اللہ نہین ہے کہ مجھے وہ اطلاع نہ دے ✣

آپ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جسقدر لوگ آئے ہوئے ہین یہ سب مہمان ہین اور مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اُسے پکا دو۔ اس کے بعد عدالت کا وقت قریب آ گیا اور حضرۃ اقدس اور دیگر احباب کھانا وغیرہ تناول فرما کر عدالت کو روانہ ہوئے۔

اس کے بعد مقدمہ کی کارروائی ہم نے پچھلے نمبر مین درج کردی ہے ۲۰۔ اگست کو بوقت ۸ بجے حضرۃ اقدس قادیان آ پہونچے ✣

شام کے وقت آپ نے فرمایا کہ دشمنی دشمنون کی یہ بھی ایک قبولیت ہوتی ہے اور منجانب اللہ نصیب ہوتی ہے ✣

اکثر لوگون کا خیال ہوتا ہے کہ رسول عالم الغیب ہوتے ہین چنانچہ بعض تو حضرۃ مسیح موعود ؑ کی نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ ان کا دعوے عالم الغیب ہونے کا ہے اس پر آپنے فرمایا کہ یہ ان لوگون کی غلطی ہے عالم الغیب ہونا اور شے ہے اور موید من اللہ ہونا اور شے ہے ✣

۲۱۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین

دربار شام

وحی منقطع ہوگئی ہے یا برابر جاری ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ انقطاع وحی کی نسبت جو حکم آ چکا ہے تو پھر اب تک کیون ہوئی اور آج تک سوائے جناب کے اور کسی نے کیون صاحب وحی ہونے کا دعویٰ نکیا ✣

حضرۃ اقدس۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آج تک کسی نے دعوے نہ کیا ✣

سائل۔ جہان تک میری معلومات ہین وہان تک مین نے نہین دیکھا

حضرۃ اقدس۔ آپکی معلومات تو چند ایک کتابین حدیث کی اور دوسری ہونگی اس سے کیا پتہ لگتا ہے اگر اسمین الف لام کی رعایت نکی جاوے تو پھر اس سے بہت سے فساد لازم آوینگے۔ اور انسان ضلالت مین جا پڑیگا۔ یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت مین فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز مین تو جانورون کو جو وحی ہوتی ہے اسکو بھی مد نظر رکھا جاوے بھلا آپ بتلا دین کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ اوحینا الی النحل تو اب آپکے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے ✣

سائل۔ جاری ہے۔

حضرۃ اقدس۔ جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہین ہوئی تو انسانون پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے ہان یہ فرق ہے کہ آل کی خصوصیت سے اُس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یون تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام مین ہوتے رہے ہین اور ہوتے رہین گے جنپر وحی کا نزول ہو حضرۃ مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہین اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہوگئی ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر ایسے شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اسکے مخالف ہو تو کہا جاویگا کہ اسمین غلو ہے خود غزنوی والون نے ایک کتاب حال مین لکھی ہے جس مین عبد اللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہین۔

پھر جسحال مین یہ سلسلہ موسوی سلسلہ کے قدم بہ قدم ہے اور موسوی سلسلہ مین برابر وحی جاری رہی حتیٰ کہ عورتون کو ہوتی رہی تو کیا وجہ ہے کہ محمدی سلسلہ مین وہ بند ہو کیا اس امت کے اخیار ان عورتون سے بھی گئے گذرے ہوئے علاوہ اس کے اگر وحی نہ ہو تو پھر اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے کیا معنے ہونگے کیا یہان انعام سے مراد گوشت پلاؤ وغیرہ ہے یا خلعت نبوۃ اور مکالمہ الٰہی وغیرہ جو کہ انبیاؤن کو عطا ہوتا رہا غرضیکہ معرفت تام انبیاؤن کو سوائے وحی کے حاصل نہین ہو سکتی جس غرض کے لئے انسان اسلام قبول کرتا ہے اس کا مغز یہی ہے کہ اُس کے اتباع سے وحی ملے اور پھر اگر وحی منقطع ہوئی مانی بھی جاوے تو آنحضرۃ صلعم کی وحی منقطع ہوئی نہ اس کے اظلال اور آثار بھی منقطع ہوئے

بروز محمدی وعیسوی

سائل۔ بروز کسے کہتے ہین

حضرۃ اقدس۔ جیسے شیشہ مین مین انسان کی شکل نظر آتی ہے حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے اس کا نام بروز ہے اس کا سر سورہ فاتحہ مین ہی ہے جیسے کہ لکھا ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ تمام مفسرون نے مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ لئے ہین اور پھر یہ آیت ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون پ ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹۔

یہ آیتین بھی اُس کی طرف اشارہ کرتی ہین ایک انمین سے اہل اسلام کی نسبت ہے۔ اور ایک یہود کی نسبت۔ پس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین ہر طرح کا

انعام کرون گا اور پھر دیکھونگا کس طرح شکر کرتے ہو اب دیکھنے والی بات یہ ہی کہ اہل یہود کو کون سی بڑی مصیبت تھی - تو وہ دو بڑی مصیبتین ہین ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا - اور ایک یہ کہ محمد صلعم کا انکار کیا گیا - پس مماثلت کے لحاظ سے مسلمانون کے لئے بھی وہی دو انکار لکھے تھے مگر وہان شمار مین الگ الگ دو وجود تھے اور یہان نام الگ الگ ہین مگر وہ وجود جسمین اُن دونون کا بروز ہوا ایک ہی ہے ایک بروز عیسوی اور ایک محمدی اور صرف نام کے لحاظ سے اہل اسلام یہود کے بروز اسی طرح سے قرار پائے کہ انہون نے مسیح اور محمد صلعم کا انکار کر دیا اور وہ مماثلت پوری ہوگئی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت مین بروزی طور پر وہی کرتوت یہودیون والی پوری ہونی تھی اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہین کہ آنیوالا دو رنگ لیکر آویگا اسی لئے مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات ایک ہی ہین اور ان دونون کا فعل بھی ایک ہی ہی

۲۲ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس ؑ نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

مومنون کو چاہئے کہ اشاعت فحش سے پرہیز کرین

عام طور پر یہ ایک مرض لوگون مین دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے اس لئے اس راوی کی بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہی کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہی اور اُسے شہرت دینے مین سعی کی جاتی ہی اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتون کی نسبت ناپاک خیال لوگون کے دلوںمین متمکن ہو جاتے ہین اور جن کی شہرۃ ہوتی ہے ان کے دلون پر اس سے کیا صدمہ گذرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہین کر سکتا اسی لئے خدا تعالےٰ نے ایسی شہرۃ دینے والون کے لئے ۸۰ درّے سزا مقرر فرمائی ہی اس مضمون کے متعلق حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین شہرۃ دینے والون کے لئے بشرطیکہ وہ ۴ سے ثابت نکر سکین ۸۰ درّے سزا رکھی ہے یہ اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اُسے اس مقدمہ مین مدعی گردانا گیا ہی اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہین کہ اگر وہ سچا ہی تو اپنے علاوہ چار گواہ رویت کے لاوے یہ غلطی ہی کہ ایسے شخص کو بھی گواہ ہو نہین شمار کیا جاوے

۲۳ - اگست ۱۹۰۳ء سے ۲۸ - اگست ۱۹۰۳ء تک

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا کہ اس کو درج اخبار کیا جاتا +

ایک قابل قدر فیاضی

البدر کے ایک قدردان محبی جناب بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلارک علاقہ یوگنڈا براعظم افریقہ نے ۱۱ کاپیان اخبار کی اس طرح خریدی ہین کہ ایک تو انکے نام افریقہ جایا کرے اور باقی ۱۰ - غریب احمدی بھائیون کے نام جو کہ ادائگی قیمت کی استطاعت نہین رکھتے جاری کر دی جاوین - البدر کے خریدارون مین سے یہ ایک پہلی نظیر ہے جو کہ میرے مہربان دوست نے قائم کی ہے اور مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ اس نے میری اس ادنیٰ خدمت کے ایسے قدردان پیدا کردئے اور مین امید کرتا ہون کہ جسطرح بابو صاحب موصوف نے دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے قدردانی کی ہے اور اپنے غریب احمدی بھائیون کی امداد فرمائی ہے اسیطرح ہمارے ہندوستانی اور برہمی احمدی بھائی بھی جنکو خدا نے وسعت مالی عطا کی ہی میری اس ادنےٰ خدمت کی قدردانی فرماوین گے مجھے اس امر کی اس جگہ ضرورۃ نہین کہ مین لفاظی کو کام مین لا کر اور دوسری قومون کے نمونہ پیش کر کے پھر اُن کی توجہ کو اس طرف کھینچون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام کے لئے ایسی نظیرین قائم کرین کیونکہ جس مذہبی راستہ مین انہون نے قدم رکھا ہے اور جس مرحلہ کو امام الزمان کی بیعت کے بعد انھون نے طے کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے یہ خود ہی ایک ایسی بات ہی کہ بذریعہ پریس کے جو تبلیغ ہند اور بیرونجات مین ہو رہی ہی اس کے ذرائع کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہر وقت متوجہ اور مضطر رہین + بابو صاحب نے جن دس غریب احمدی بھائیون کو اخبار دینا چاہا ہے ان کی خدمتمین التماس ہی - وہ بابو صاحب کی شرط کے مطابق اپنی درخواستین روانہ کرین اور تقویٰ کو مدنظر رکھ کر وہ خود اپنے دل مین فیصلہ کرین کہ آیا وہ واقعی مین اس شرط سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہین یا نہین +

لیکن میری رائے یہ ہی کہ اگر وہ اصحاب جو کہ اس شرط سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہین بجائے اس کے کہ مفت اخبار لین صرف ۱ عہ یعنی اخبار کی نصف قیمت ادا کر دیوین تو اس طرح سے بجائے دس کے بیس اصحاب کے نام اخبار جاری ہو سکے گا اخبار کی اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بابو صاحب کی فیاضی سے بجائے ۱۰ اصحاب کے ۲۰ اصحاب مستفید ہو سکین گے حتی الوسع اس امر بھی مدنظر رکھا جاوے کہ یہ اخبار ایسے مقامات پر جاری کرائے جاوین جہان تبلیغ اور اتمام حجت کی ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ اس اخبار کے بہ نسبت ان لوگون کے زیادہ مستحق ہین جہاں

کہ اس سلسلہ کے رسالہ یا اخبار کافی تعداد مین پہونچ جاتی ہین -

ایک ضروری قابل توجہ امر

انسان کی کمزوریون اور روزانہ مشاہدہ پر نظر ڈالکر ایک شخص بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہی کہ ہر ایک غرض مشترک کو پورا کرنیکے لئے باہمی اعانت اور امداد کی اشد ضرورت ہے علی الخصوص وہ کام جن پر ایک قوم کی عزت اور عظمت اور زینت کا مدار ہو اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمۃ جمہوری ہو - ہمارے وجود کی ترکیب ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے جس سے بدیہی طور اس باہمی سلسلہ تعارف (یعنی ایک دوسرے کی امداد کا ملتا ہی) ہمارے جسقدر اعضا اور اندرونی قوے ہین وہ ایسی ہی طرز پر واقع ہین کہ جب تک باہم ملکر ایک دوسیرکی امداد نکرین تب تک نظام صحت قائم نہین رہتا اور انسانیت کی کل بیکار ہو جاتی ہے پس جب کہ یہ حالت ہے تو اب ہماری قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان قومی فرائض کی بجا آوری کے لئے ہمیشہ اُن امور کو مدنظر رکھین کہ جنمین اعانت ان کا فرض ہے اور وہ ایسے امور ہین کہ اگر ہماری جماعت کا ایک فرد بھی جان بوجھکر تساہل سے کام لیتا ہی تو ایک بڑی بھاری جواب دہی کا وہ اپنے آپ کو ذمہ دار بناتا ہی - میری منشا اس وقت اس مضمون سے یہ ہے کہ مین اپنی قابل قدر جماعت کو ان قومی خدمات کی طرف توجہ دلاؤن جو پریس کے ذریعہ سے قادیان مین ہو رہی ہین اور وہ اخبارات اور ماہواری رسالہ ہین کہ جن کی اعانت اس احمدی جماعت پر فرض .... ہے

اخبارات اور رسائل فی زمانہ کیا ہین اگر غور سے دیکھوگے تو معلوم ہوگا کہ جیسے کسی قوم کا زیور یہ ہو سکتا ہے کہ اسمین بڑے بڑے خوشرو بہادر - سیف زن نبرد آزما ...... اور جانباز جوان پیدا ہون جو کہ حاکم وقت کیساتھ ہو کر بہادری سے جانین لڑائین اور اپنے اہل وطن کی عصمت اور رعیت کو دوسرون سے محفوظ رکھین ویسے ہی فی زمانہ اس علم کی روشنی مین اخبار اور رسالہ بھی ہر ایک قوم کی جائے فخر - زیور زینت اور عزت کا باعث رفتار زمانہ سے ہو گئے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کا بہادر علم کی سیف لئے ہوئے معقولات کے میدان مین نکلتا ہی اور اپنے اپنے فن اور کرتب سے حریف کا مقابلہ کرتا ہی شاذونادر ہی کوئی ایسی سوسائٹی دیکھوگے کہ اگر وہ قائم ہوئی ہے مگر اس کا اخبار یا رسالہ نہ نکلتا ہو - غرض اب اس وقت قوم یا جماعت اور اخبار یا رسالہ ایک لازم و ملزوم امور ہو گئے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ غیر اقوام نے بھی اپنے ان قومی خادمون کی قدردانی مین کوئی کسر باقی نہین رکھی ہے جس جس فرقہ کے جس جس قدر اخبارات وغیرہ

نکلتے ہین علی قدر مراتب ویسی ہی ان کی قدردانی کی جاتی ہے اور منجملہ دیگر اسباب کے ..... قوم کی توجہ اور ہمدردی کا خیال بھی ایک بڑا باعث ہے کہ جس کی وجہ سے یہ قومی کاغذی خادم جو کہ آہنی تلوار سے بھی بڑھکر کام کرتے ہین بڑے استحکام سے قومی خدمات کو بجالاتے رہتے ہین۔ کیونکہ تلوار تو صرف جسم کو کاٹتی ہے مگر یہ دلون کو کاٹتے ہین۔ پس جبکہ یہ حالت ہے تو اب مین اپنے معزز اور پیارے احمدی احباب کی بنسبت کب یہ خیال کرسکتا ہون کہ وہ اپنے اس قومی فرض کی بجاآوری سے غافل ہونگے۔ ابھی البدر کو ایکسال نہین ہوا دو ماہ باقی ہین مگر تاہم ہم سو سے اس کی اشاعت جماعت مین زیادہ ہوگئی ہے اور اسی طرح سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور الحکم وغیرہ کی اشاعت مین بھی ہماری جماعت کے جوشیلے احباب نے کم سرگرمی نہین دکھلائی۔ مگر تاہم جب ہم جماعت کے موجودہ شمار کو اس اشاعت سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ایک عظیم الشان حصہ جماعت کا ایسا پڑا ہوا ہے کہ جنمین **اخبار بینی کا مذاق نہین** ہے اور جب تک یہ مذاق نہ بڑھے اور احباب بیش قیمت مضامین کی قدر نہ کرین اور اپنے مالون کا ایک حصہ انکے لئے وقف نکرین تب تک ان کاغذی خادمون کو استقلال اور استحکام کسطرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ یہ قومی کام ہین کہ جن کے ادا کرنے کا مدار قوم کی اعانت پر منحصر ہوسکتا ہی جیسے کہ ہم اس سے پہلے لکھ آئے ہین اخبار البدر جب سے جاری ہی جب ہی سے وہ ایسے مددگار توم کی تلاش مین ہے جو اس کے استحکام کے لئے سوز دل سے کوشش کرین اور اگرچہ بعض اصحاب نے اپنی نظر عنایت کو اس کی کثرت اشاعت کی طرف متوجہ کر رکھا ہے مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ جس جوش سے انہون نے اول قدم اٹھایا تھا وہ بعد ازان اور خصوصاً سال کے ان آخری دنون مین اگر بہت کم ہوگیا ہے ورنہ اگر وہ اپنی رفتار پر رہتا تو امید تھی کہ اس ایک سال کے اندر ہی اس کی اشاعت ایکہزار سے بڑھ جاتی اور اس وقت تک جو شکایت سٹاف کی کمی کی کارخانہ کو ہے وہ نہ رہتی اگرچہ مین نے حتی الوسع کوشش کی ہی کہ اخبار وقت پر نکلے مگر تاہم تجربہ ہوا ہے کہ جب کبھی ایکدو یوم کے لئے قادیان کو چھوڑنیکا اتفاق ہوا ہے تو ضرور اخبار ایکدو دن دیر سے نکلا ہے اس کا باعث یہی ہوتا رہا ہی کہ میری عدم موجودگی مین کوئی ایسا اسسٹنٹ یعنی نائب نہین ہی جو کہ مطبع۔ کاپی اور مضمون نگاری کے فرائض کو کماحقہٗ دیکھتا رہتا اس سے پیشتر بھی مین نے کئی دفعہ احباب کے سامنے یہ امر پیش کیا ہے کہ ابتدائی اخراجات اور انتظام کی وجہ سے مالی مشکلات کارخانہ کو لاحق حال رہتے ہین اور اگر ذی وسعت احباب اس کی طرف توجہ نہ کرین گے تو اخبار کا استحکام اور اجرا محال ہے اس مشکل کے رفع کی دو ہی صورتین تھین یا تو میرے ہمدرد دوست کوشش کرکے اس کی اشاعت مین اس قدر ترقی کرتے کہ اس کی آمدنی سابقہ نقصان کی تلافی کرکے آئندہ کے سالانہ انتظام اور اشاعت کی کفیل ہوجاتی یا یہ ہوتا کہ بعض اہل وسعت اصحاب بطور ڈونیشن کے یکمشت سرمایہ سے اس قومی خادم کی امداد کرتے کہ یہ اپنی طبعی رفتار پر ترقی کرتا رہتا اور نقصانات کی تلافی ان کی ذاتی امداد ہی چند دن سے ہوجاتی۔ لیکن اب جو کچھ ہوگیا اس پر افسوس بے فائدہ ہو لیکن چونکہ سال قریباً اختتام پر ہے

اس لیئے

میری یہ گذارش ہے کہ سال آئندہ کے انتظام کیلئے اب میرے احمدی دوست مجموعی کوشش فرمادین تاکہ ان کا یہ قومی خادم البدر اول سے بھی بڑھ چڑھکر خدمات کو بجالانے کی کوشش کرے اور ہر ایک اپنے دل سے ایک عہد کرے کہ وہ حتی الوسع کیا بلحاظ مال کے اور کیا بلحاظ اشاعت کے اور کیا بلحاظ دعا کے **البدر** کے استحکام کے لئے کوشش کریگا یہ بڑی بے انصافی ہوگی اگر مین اپنے احباب کو صرف البدر کے لئے توجہ دلاؤن اور قادیان کے اخبار الحکم اور ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تک نکرون اگر مین ایسا کرون تو مین بڑا تنگ خیال الطبع ہونگا اور اس حرکت مین ایک شعبہ شرک کا پایا جاوے گا اس لئے مین اخبارات کے مقابلہ مین بشتابہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون کہ وہ نظر انصاف سے ذرا دیکھین کہ اس رسالہ نے کیا کچھ کام دنیا مین کیا ہے اور کس قدر مشکلات اور مصائب سفر اور جانی اور مالی تکالیف سے اس احمدی قوم کو نجات دی ہے کسر صلیب کا جو فرض اس وقت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ کو بارگاہ ایزدی سے سپرد ہوا ہی اور جو سلسلہ آسمانی خدا نے زمین پر قائم کیا ہے کیا اس کی تبلیغ کماحقہٗ اس قوم کے ذمہ فرض نہ تھی جس نے **حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب کاسر صلیب** کے دست مبارک پر بیعت کی۔ پھر ذرا سوچو اور غور کرو اور خوب غور کرو کہ اگر آج تمہارا امام تم کو یہ حکم دیتا کہ صحابہ کی طرح تم لوگ ملک ملک شہر بشہر اور گاؤن بگاؤن جاکر اس فرض تبلیغ کو ادا کرو تو کس قدر مشکلات تم کو درپیش تھے۔ عزیز فرزند و زن خویش واقارب۔ پیارا وطن۔ یار دوست۔ سب کو الوداع کہکر تم کو روانہ ہونا پڑتا پھر آگے غیر ممالک مین جاکر تمہاری جانون پر کیا بنتی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے گویا ایک طرح سے جان سے ہاتھ دھوکر روانہ ہونا پڑتا پھر غیر ممالک مین جاکر مشن کا قائم کرنا ان کی زبانون مین تبلیغ کرنا کس قدر محنت۔ دردسر۔ اور مال اخراجات چاہتا تھا لیکن باوجود ان تمام کوششون کے تم کو وہ کامیابی نہ ہوتی جو کہ اب اس رسالہ کے ذریعہ سے ہورہی ہے۔ چار آنکھ ہوکر بالمقابل بیٹھکر کسیکو سمجھاؤ تو ہزارہا مشکلات پیش آتے ہین کلام پروری اور فتح شکست کا خیال فریق مقابل کے لاحق حال ہوجاتا ہی مگر یہ کاغذی بندوق ایسا نشانہ کرتی ہی کہ اندر ہی اندر دل کو توحید اور خدا کے پاک کلام کی آتش سے کباب کردیتی ہی اور اگر آج کل روئے زمین کے اہل اسلام اکٹھے ہوکر کوشش کرتے کہ ان عیسائی ممالک یورپ۔ آسٹریلیا۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ مین اسلام کی نسبت وہ دلچسپ خیال پیدا کردین جو کہ احمدی قوم کے سردار اور آقا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت اور اس رسالہ کے ذریعہ سے ہوا ہے تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتے اور اے احمدی قوم تجھ کو مبارک ہو تو اس فرض تبلیغ سے صرف اس طرح سے سبکدوش ہے کہ اس رسالہ کی امداد مین زر نقد دینی ہے جو ثواب اپنے فرزند و زن اور عیال و اطفال اور وطن چھوڑ کر اور جانی اور مالی مشکلات اٹھاکر اتمام حجت سے حاصل کرنا تھا وہ آج تو چند پیسون مین حاصل کرسکتی ہی اور یہ فخر تجھے حاصل ہی کہ تیرے ذریعہ سے اسلام کی تخم ریزی اور کسر صلیب کا کام عیسائی ممالک مین ہو رہا ہے۔ عنقریب ایک اشتہار اس رسالہ کی تائید مین حضرۃ امام الزمان کی طرف سے نکلنے والا ہے وہ صرف اشتہار نہین ہے بلکہ ایمانون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھنے کا جو اقرار لیا جاتا ہے اس کا ثبوت طلب کرتا ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب بڑی مستعدی دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے اس پر عمل کرنے کے لئے طیار ہونگے اور اس موقعہ پر دکھا دین گے کہ اس رسالہ اور نیز دیگر اخبارات احمدی جو کہ بلاد ہند مین حضرۃ اقدس کی تبلیغ اور اتمام حجت کا ذریعہ ہین کی تائید مین وہ کس طرح اپنے مالون اور جانون کو پانی کی طرح بہاتے ہین غرضیکہ جو موقعہ صحابہ کرام کو اپنے ایمان کے ثبوت دینے کا دفاعی جنگون مین پیش آیا تھا وہ ہماری قوم کو اب اپنی مشن کی اشاعت مین..... پریس کے ذریعہ سے پیش آیا ہے آنحضرۃ صلعم کی ایک حدیث ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون پھر مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون۔ مگر اب چونکہ سیفی جہاد تو حرام ہے اور اب اس کے قائم مقام علمی اور قلمی جہاد ہے جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے بڑی کثرۃ سے اپنی دین کی تائید کے لئے مہیا کئے ہوئے ہین اس لئے احمدی احباب کے لئے جنہون نے صحابہ کرام کے مثیل ہونے کا ثبوت دینا ہے ایسے موقعون کا مل جانا ایک بڑی سعادۃ ہے کہ جو درجات ان لوگون نے جانین دیکر حاصل کئے تھے اب ان کو گھر بیٹھے حاصل ہوسکتی ہین اور اس سنت نبوی کو یہ لوگ ..... اس اشاعت کے کاروبار مین مال لٹاکر پورا کرسکتے ہین پس اے بھائیو..... خدا تعالےٰ اسی دعائین مانگو کہ وہ تمہاری حوصلون کو بلند کرے اور ان نیک اعمال کے

تصحیح۔ اس نمبر کے صفحہ ۳۵۸ کالم کے آخر کی ۳ سطرین سے اوپر جو عربی عبارت ہے اسے اس طرح پڑھا جاوے۔ ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون پ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ۹

مقدمہ۔ یکم ستمبر کو جو تقریر دیکھیلوں کی ہوئی تھی اس کی تاریخ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہی

بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ جس سے اس رسالت کی تکمیل مین مدد ملتی رہے جسے خدا نے آسمان سے روانہ کیا ہے اور ایک دوسرے کو مال کے خرچ کرنے پر اور ان سلسلون اور اخبار دن کی خریداری اور اپنے غریب بھائیون کے نام جاری کرانے پر ترغیب دو تاکہ ان کے اعمال مین سے ہر ایک تم مین سے حصہ دار ہو جاوے کیونکہ حدیث مین ہے کہ جو مومن دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتا ہے تو جو اُسکو کرتا ہے وہی ثواب اُس ترغیب دینے والے کو بھی ملتا ہے خدا کے وہ وعدے جو ایسے موقعہ پر اس نے کئے ہین اور جن کو امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان الفاظ مین بیان کیا ہے بالکل سچے ہین

زبذل مال درراہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اور اسی طرح سے اخبار الحکم کی سرپرستی بھی احمدی احباب پر ضروری ہے کیونکہ الحکم ایک پرانا اخبار اس سلسلہ کے ہونیکی وجہ سے ضرور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ احمدی قوم کا ایک فخر ہو کیونکہ سب سے اول خدمت قوم کی اُسی نے کی ہے جو لوگ حضرۃ اقدس کے پاس ابتدائی زمانہ مین آئے اور آپکا کلام سنتے اور ان کے دل تربیت کرتا تھا یہ تمام باتین ہمارے گھر دنیین اور ہماری دوست بھائیون تک پہنچین انہیں کے دلون سے پوچھو کہ جب یہ اخبار نکلا کس طرح ان کی آرزو پوری ہوئی اور ملازمت پیشہ اور دیگر احباب کے لئے جنکو حضرۃ اقدس کی خدمت بابرکت مین حاضر ہونیکا کم موقعہ ملتا تھا یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اس لحاظ سے یہ پہلا پرچہ سلسلہ احمدیہ کا اول الخادم ہونیکی وجہ سے قوم کے لئے شکریہ کا مقام ہے اور الحمد للہ کہ اس نے ایک اچھی عمر اس سلسلہ مین پائی ہے اور استحکام حاصل کر لیا ہے

لیکن اب البدر

کی بھی جماعت سے التماس ہے کہ چونکہ اس کی ابتدائی حالت ہے اور بوجہ ارزان ترین پرچہ ہونیکے اسمین ذاتی منفعت کی بہت کم گنجائش ہے اس لئے اس کی کثرۃ اشاعت اور خاص امدادون کی طرف بھی توجہ کی جاوے بابو غلام محمد صاحب نے جن کی فیاضی کا ذکر ہم نے اسی اخبار مین کیا ہے جس فراخ حوصلگی سے اپنی جماعت کے غریب احمدی بھائیون سے ہمدردی کی ہے اور اس ہمدردی مین ساتھ ہی اس امر کا ثبوت دیدیا ہے کہ البدر واقعی ایک ایسی اخبار ہے جسکی ارزانی کی وجہ سے ایک شخص کسی دوسرے کے نام جاری کروا کر ایک صدقہ جاریہ اپنے لئے قائم کر سکتا ہے اگر اس وقت دو لاکھ سے زیادہ اصحاب مین سے صرف دوسو بھی ایسے حامی نکل آوین جو کہ ایسی ہی مثال قائم کرین تو امید ہے کہ البدر کو انشاء اللہ کافی استحکام ہو جاویگا اور دوسری مشکلات متعلقہ سٹاف بھی رفع ہو جاوین گی مین امید کرتا ہون کہ میری معزز بھائی کہ جن کے دلون مین عوالناس

کی نسبت قومی خدمتون اور قومی ضرورتون کے محسوس کرنے کا مادہ زیادہ ہے اور ہونا چاہیئے میرے اس مضمون پر توجہ فرماوین گے اور جن امور کو مین نے پیش کیا ہے ان تمام پر کماحقہ نظر ڈالکر بہ نسبت سابق کے اُنمین حصہ لینے کے لئے اور زیادہ مستعدی سے طیار ہون گے اور اس امر کی تائید مین اگر کوئی صاحب نامہ نگار مضمون روانہ کرین گے تو وہ خوشی سے درج اخبار کیا جاویگا۔ محمد افضل

مکتوب حضرت مخدومنا حکیم نور دین صاحب رح

میری مہربان دوست بھائی الہ داد خان صاحب کلر کرنے کچھ مکتوبات اس غرض سے نقل کرکے ارسال کیے ہین کہ ان کو فائدہ عام کی خاطر درج اخبار کیا جاوے اسمین سے بعض تو وہ ہین جو کہ خود مولانا موصوف کے قلمی تحریر شدہ ہین اور بعض وہ ہین جو کہ غالباً آپکی ایما سے حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہین چونکہ ان کا درج اخبار رہنا موجودہ اور آئندہ نسلون کے لئے واقعی مفید ہے اس لئے ہدیہ ناظرین ہین

گرامی نامہ حضرۃ حکیم الامتہ بنام حاجی الہ دین صاحب عرائض نویس صدر شاہ پور

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو۔ مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی مین نے تمہارے دعائین کین اور وہ اکثر قبول ہوئین الحمد للہ اور انشاء اللہ یقین ہے کہ قیامت مین بھی ان کی قبولیت ظاہر ہوگی۔ میری محبت ایسے وقت سے شروع ہوئی جب تم مین شعور و تمیز کا مادہ نہ تھا اور وہ میری علم اور شعور کے ساتھ بڑھتی رہی میرا تمہارا بچپن تھا مگر اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تھا کہ میری اور تمہاری درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست حقارۃ کی نگاہ سے دیکھین۔ تم خوب یاد کرو کوئی لفظ۔ کوئی حرکت بد کوئی ناشائستہ ارادہ اور نالائق خواہش میری تم پر کبھی بھی ظاہر ہوئی؟۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتین ہین جو ابتدا سے میرے شامل حال ہین۔ مین ذکر کرون گا کیونکہ یہ نعمت الٰہی کا بیان ہے مین نے جب دعا کی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتھ تھا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکھا۔ والا ما دان کیا نہیں کر گذرتا۔ پھر مین نے ہمیشہ ترقی کی۔ یہان تک کہ حضرۃ امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی۔ اور تم میرے ساتھ مرید ہوئے اب مجھے امید ہو گئی کہ الہ دین جو میرا پیارا دوست ہے میرا بھائی ہو گیا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کریگا لاکن تم نے ٹھوکر کھائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تھا مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اُس سے بھی بخل کیا۔ افسوس۔ افسوس افسوس۔ کیا تم پر یہ فضل کچھ کم تھا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تم پر نہین ہوا۔ مین نے اب تک ایک کوڑی کا تم سے سلوک نکیا باوجودیکہ مجھ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھے۔ اسمین الٰہی حکمت تھی اور ہے اگر سوچو۔ ورنہ ہم بتائین گے بہرحال جس خرچ کا تم کو ڈر تھا شاید اتنا خرچ ان مشکلات مین ہو جاوے اللہ رحم کرے الہ دین مین راستباز ہون! اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے۔ ہم دنیا پرست نہین۔ دنیا کے طالب نہین دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے۔ راستبازی پھیلانے کی کوشش کرتے ہین۔ اسی واسطے کامیاب ہین اور رہین گے۔ آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو۔ اب میری صلاح ہے کہ تم سچی توبہ کرو۔ کھانے پینے۔ لباس۔ خوراک گھر کے اسباب مین ایسی تدبیر کرو جس مین مالِ حرام کا کوئی حصہ نہ ہو اور استغفار و دعا اپنا شعار بنالو۔ اور متواتر بھیجو حضرت امام معذرت کے خطوط لکھو مگر براہ راست ہون میرے ذریعہ سے نہ ہون۔ مین دعا کرونگا مگر تم نے مجھے بہت ناراض کر دیا ہوا ہے۔ مین نے ایک خط مین صاف لکھدیا تھا مدت ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ۔ مگر کون سنتا ہے اللہ تعالیٰ تم پر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری دعا سنے گا جب مین کرون گا۔ غور کرو۔ ہمارا کنبہ کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پلتا ہے۔ کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین۔ نہین۔ مرزاجی کے مریدون مین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین..... مین کسی سے پوچھو کیا مین یہان مرزاجی کے مریدون سے کچھ لیتا ہون۔ نہین۔ نہین۔ نہین۔ اور ہرگز نہین۔ کیا محمد یوسف تمہاری طرح خوبصورت ہے اسکی۔ ہان محمد یوسف کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھ دینا۔ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن سات بار۔ (ترجمہ) (اے اللہ اس کو قرآن سکھا دے اور دین کا سمجھدار بنادے)

منشی الہ داد کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہونچا دینا

۲۔ مارچ ۱۸۹۰ء

اسلام اور اس کا بانی - یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ - مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک کے

٭ یہ حکیم صاحب کے لڑکے کا نام ہے جو ان ایام مین پیدا ہوا تھا٭

کسر صلیب

(اردو ایویڈنس ایکٹ (قانون شہادت)

کیا مسیح مردوں میں سے جی اٹھا تھا

اس عنوان سے ایک مضمون لنڈن کے ایک اخبار بنام کلیرٹن واقعہ ۲۶ / ۳۰ جون میں نکلا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ کیطرف سے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کو عقل اور سائنس کے خلاف ہونے پر اسی اخبار میں متواتر آرٹیکل نکل چکے ہیں جس پر آرک ڈیکن ولسن نامی عیسائی پادری نے راشدیل پیرس چرچ میں ایک تقریر کی جسمیں اُنہوں نے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے پر کچھ شواہد پیش کرکے مسٹر بلاچفورڈ کے دلائل کی تردید کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا مسٹر بلاچفورڈ کو آج تک خیال نہیں گزرا کہ ان ۱۸ سو سال میں کس قدر فلاسفر اور عالم گذرے ہیں جو اس مسئلہ کی صداقت پر مہر لگا گئے ہیں مسٹر بلاچفورڈ میں کونسی ایسی خصوصیت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ۱۸ سو برس کی بات کو جھٹلاتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ ان کی عقل اور قوائے محدود ہیں کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے اور ممکن ہے کہ اس مسئلہ کے بارہ میں غلطی پر ہوں +

ہاں انکے دلائل کچھ وقعت رکھ سکتے تھے۔ اگر یہ کسی معمولی آدمی کا ذکر ہوتا مگر یہاں تو معاملہ اور ہے کیونکہ جب ہم پولوس وغیرہ کی چھٹیاں اور اس کے دوسرے حالات کو پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ایسے کارنامے کئے ہیں کہ عقل انسانی کو وہاں تک رسائی ہی نہیں ہے پس اگر پولوس وغیرہ ایسے کام کر سکتے تھے تو پھر مسیح تو بدرجہ اولیٰ کر سکتا ہے اسی لئے اس کا مردوں سے جی اُٹھنا ایک ناممکن امر نہیں ہے کیونکہ پولوس کی نسبت مسیح سے ایسی ہے جیسی ایک تارہ کو سورج سے ہوتی ہے مسٹر بلاچفورڈ کا سائنس کو پیش کرنا بے سود ہے کیونکہ سائنس میں خود ابھی تک غلطیاں ہیں اور یہ پایہ تکمیل تک ابھی نہیں پہونچی +

پھر اس پر مسٹر بلاچفورڈ نے اس اخبار میں ایک آرٹیکل دیکر ان تمام ثبوتوں اور شہادتوں پر جو کہ پادری صاحب نے پیش کئے قانونی رنگ میں جرح کی ہے اور استعارہ کے طور پر ایک عدالت میں مسیح کے جی اُٹھنے کے مقدمہ کو پیش کرکے ایک وکیل کی زبانی ان تمام شواہد کو پیش کرکے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جو شہادتیں اور دلائل اس مسئلہ کی صداقت میں پیش کئے جاتے ہیں وہ بالکل بودے اور نکمے ہیں اور ان کے رو سے عیسائیوں کو کبھی ڈگری نہیں حاصل ہو سکتی

اہل یورپ کے ان خیالات اور کارروائیوں کو دیکھکر ہم حیران ہیں کہ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں کیوں یہ پادری لوگ عیسویت کا وعظ کرتے پھرتے ہیں کیا ان کو شرم و حیا نہیں آتی کہ جس بات کو ہم اپنے یورپ کے علماء و فضلاء کو نہیں منوا سکتے اُسے دوسروں کے آگے کیوں پیش کریں اور زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ صرف فلاسفر ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے پادری اور آرچ بشپ وغیرہ بھی اب بائیبل اور دوسرے بعید از عقل اعتقادات سے جو کہ مسیحی مذہب کے بڑے لوازم میں سے ہیں کنارہ کش ہوتے جاتے ہیں اور علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ دجال خود بخود پگھل کر نیست و نابود ہو جاوے گا۔ سو عیسویت کی موجودہ حالت نے اس حدیث کی بلفظہ تصدیق کرکے آنحضرت صلعم اور اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح خدا تھا وہ مردوں سے جی اُٹھا اور آسمان پر چلا گیا تو عیسویت کا ستون بہ حیثیت ایک مذہب ہونے کے یا تو قائم رہیگا اور یا گر کر پاش پاش ہو جاوے گا قابل غور امر یہ ہے کہ کیا بنیادی اصول عیسویت کے سچے ہیں یا نہیں اس کے بعد انہوں نے پادری صاحب کی پوری تقریر کو جس کا خلاصہ ہم نے اوپر دیدیا ہے نقل کرکے اس کی تردید کی ہے جس کو ... ہم ذیل میں درج کرتے ہیں +

مسٹر بلاچفورڈ تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ناظرین کے ملحوظ خاطر یہ بات رہنی چاہیئے کہ آرکڈیکن نے کوئی دلیل مسیح کے جی اُٹھنے پر نہیں دی ہے ٹال مٹول کر کے دامن چھوڑانا چاہا ہے شہادۃ کے جس طریق پر انہوں نے زور دیا ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا کوئی قانون یا کوئی عدالت اُسے قبول بھی کر سکتی ہے یا نہیں +

سب سے پہلے یہ سوال ہے کہ وہ کونسی بات ہے جس کے ثبوت کے لئے ہمیں شہادۃ کی ضرورۃ ہے وہ ایک عجیب معجزہ ہے جس پر کروڑہا مخلوق کے مذہب کا دار و مدار ہے اور وہ یہ ہے کہ قریباً دو ہزار برس گذرے کہ خدا انسان بنکر اس دنیا میں آیا اور یسوع مسیح کے نام سے مشہور ہوا۔ صلیب دیا گیا اور اسی پر مر گیا قبر میں دفن ہوا اور تیسرے دن پھر جی اُٹھا اور اپنے مزار کو چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا۔ اب چونکہ یہ بات بذاتہ خود ایک معجزہ اور بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کے ثبوۃ کی شہادۃ بھی ویسی ہی مضبوط اور متین ہونی چاہیئے اور ہمیں اس ثبوۃ کی شہادۃ کی مضبوطی کی خصوصیت سے اس لئے زیادہ ضرورۃ ہے کہ جو واقعہ آج وقوع میں آوے تو اس کے ثبوت کی نسبت اس واقعہ کے لئے زیادہ مضبوط ثبوۃ اور شہادۃ درکار ہوتی ہے جو کہ آج سے کئی ہزار برس پہلے وقوع میں آیا ہوا ہو جیسا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا واقعہ ہے جسکو ۱۹۰۳ برس گذر چکے ہیں پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہے کہ جو بات ہر روز تجربہ اور مشاہدہ میں آتی رہی تو اس کی نسبت اس بات کے ثبوت کی زیادہ ضرورۃ ہوتی جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہو جیسا کہ خدا کا اوتار بننا۔ انسان میں حلول کرنا۔ مر کر جی اُٹھنا یہ ایسی باتیں ہیں جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہیں پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کا اثر کسی پر نہ پڑتا ہو بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر کروڑہا آدمیوں کی ڈبارس بندھی ہوئی ہے اور انجام کار اس لئے بھی ہمیں اس کے متعلق ایک بڑے مستحکم اور بین ثبوت کی ضرورۃ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اس مسئلہ کے قائم کرنے والوں کو اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل مطلوب تھی اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا کہ اگر ان کے حق میں فیصلہ ہوتا یا نہ ہوتا تو ان کے اغراض پر اس کا اثر نہ پڑتا +

(باقی دارد)

نظم دلچسپ

خطاب بمغوی احباب

آئی بلا بغیر ہلاکت نہ ٹل سکے ‎ ظالم اجل کے پنجہ سے کیونکر نکل سکے

مہلت ہو کچھ دلوں کی جو پھر یا ہو دل سنبھل ‎ وہ سیڑھیاں پڑیں گی کہ آخر نہ چل سکے

دست اجل نچھوڑیگا او سنگدل تجھے ‎ وہ اُس کا ہاتھ... ہے کہ جو دم میں مسل سکے

آنکھیں کھلیں گی جبکہ قضا نے دبا لیا ‎ ٹھہرے نہ اُس کے آگے نہ کوئی مچل سکے

بہتوں کو قعر کفر میں تو نے گرا دیا ‎ پہنچو وہ یوں گرو کہ نہ پھر کر سنبھل سکے

لرزاں ہیں ہاتھ غصہ سے سوزاں ہے دل ترا ‎ قاتل سنبھال ہاتھ کہ خنجر سنبھل سکے

تو نے تو کین... بہت ہی جفا کاریاں مگر ‎ افسوس تیرے دل کے نہ ارماں نکل سکے

ہوشیار ہو کہ آہ دل زار بے گناہ ‎ لاتی ہے وہ بلا جو آکر نہ ٹل سکے

پتھر ہوں تیری راہ میں جنبش نہیں ہے جو ‎ ٹکرائے گو پہاڑ نہ ہرگز پھسل سکے

راحت ہمارے دل کو ہے کڑھنا تجھے نصیب ‎ ہے کون وہ جو تیری یہ قسمت بدل سکے

خوف خدا نہیں ہے ترے سینہ میں عدو ‎ وہ دل ہی نہیں جو خوف خدا سے پگھل سکے

بہتوں کو تو نے کر دیا ہم سے جدا رقیب ‎ ہمتو ملاتے ہیں جو کوئی ہم سے مل سکے

ہاں ہاں مگر نہیں ہمیں کچھ احتیاج غیر ‎ ہے بس یہ رابطہ دل جو بلا دل سے دل سکے

ہنگام ابتلا ہیں بہت ہی صبور ہم ‎ بجز حق ہے کون جو سر دشمن کچل سکے

ثابت قدم ہیں فضل خدا سے ہیں مستقل ‎ وہ دل نہیں ہے جو فکر سے ہو مضمحل سکے

ہیں رزمگاہ صدق میں وہ حربہ زن جری ‎ آتا نظر نہیں جو مقابل نکل سکے

ہیں جب سے آستانہ مہدی پہ سرنگوں ‎ وہ کونسی گرہ ہے جو مجھ سے نہ کھل سکے

عاشق ہوں شیفتہ ہوں ادائے حبیب کا ‎ وہ دل نہیں جو بے رخ جاناں بہل سکے

پروانہ ہوں میں شمع جمال مسیح کا
عاشق وہی ہے مثل مبارک جو جل سکے

ایڈیٹر ضمیمہ شحنۂ ہند اور اس کے نامہ نگارون کی افترا پردازی کی قلعی کا کھلنا

اس سے پیشتر ہم نے ایک مراسلہ جناب صادق حسین صاحب مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق اٹاوہ کا البدر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ پر شائع کیا تھا جسمین لکھا تھا کہ جن دو بیعت کنندگان کی نسبت ضمیمہ شحنۂ ہند کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اخبارون مین ان کے نام مبائعین مین شائع ہوئے ہین حالانکہ یہ لوگ بیعت سے انکاری ہین اور زبردستی انکے نام بیعت والون مین درج کر رکھے ہین۔ نامہ نگار شحنۂ ہند کی افترا پردازی ہے چنانچہ اپنی کلام کی تائید مین میر صادق حسین صاحب نے ان لوگون کے بیانات بھی قلم بند کرائے تھے جس سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ انھون نے ضرور بیعت کی۔ ناظرین کی اطلاع اور شحنۂ ہند کے قلعی کھولنے کے لئے ہم ان بیانات کو ذیل مین درج کرتے ہین۔

بیان مولا بخش حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی۔

مین نے خود مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر اپنی مریدی کا خط بھجوایا تھا یعنی میرزا صاحب کے پاس قادیان خط بھجوایا تھا اور مین اس وقت تک مرزا صاحب کا مرید ہون ضمیمہ شحنۂ ہند مطبوعہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین میرے نام سے جو کچھ کسی شخص نے چھپوایا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے۔ ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی صاحب منصف مرحوم اٹاوہ

گواہ شد ۔ گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالبعلم اٹاوہ۔ محمد اسمٰعیل پہلوان

میان کلو حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی

مین نے اپنی خوشی سے مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر خط بھجوایا تھا یعنی مولوی صاحب مذکور سے لکھوا کر مرزا صاحب کے پاس قادیان بھجوایا تھا اب مین مرید نہین ہون ضمیمہ شحنۂ ہند۔

مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین جو یہ چھپا ہے کہ مین نے بیعت مرزا صاحب سے نہین کی یہ بالکل جھوٹ ہے اور نہ مین نے کوئی خط ایڈیٹر شحنۂ ہند کے پاس بھجوایا ہے۔

مورخہ ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی منصف مرحوم سکنہ اٹاوہ ۔ گواہ شد ۔ گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب العلم اٹاوہ ۔ محمد اسمٰعیل پہلوان

فہرست کتب مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ردیف وار بقید تاریخ

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ترتیب تصانیف کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ہم ذیل کی فہرست شائع کرتے ہین جسمین حتی الوسع بڑی کوشش سے تمام کتب کو جمع کر کے ان کے مہینے اور سنہ اشاعت تلاش کئے گئے ہین لیکن اگر تاہم کوئی غلطی ہو تو اطلاع ملجانے پر اس کی تصحیح شائع کردیجاوے گی۔

نمبر شمار	نام کتاب	سنہ	تاریخ طبع
۱	براہین احمدیہ جلد نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴	سنہ ۱۸۸۰ء	
۲	سرمہ چشم آریہ	سنہ ۱۸۸۶ء	
۳	شحنۂ حق	۱۴ اپریل سنہ ۱۸۹۷ء	۱۴ اپریل
۴	فتح اسلام	سنہ ۱۸۹۱ء	
۵	توضیح مرام	سنہ ۱۸۹۱ء	
۶	ازالہ اوہام نمبر ۱ و نمبر ۲	سنہ ۱۸۹۱ء	
۷	فیصلہ آسمانی	۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء	۱۱ جنوری
۸	نشان آسمانی	سنہ ۱۸۹۲ء	
۹	آئینہ کمالات اسلام	سنہ ۱۸۹۳ء	[illegible]
۱۰	برکات الدعا	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۱	جنگ مقدس	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۲	تحفۂ بغداد	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۳	شہادۃ القرآن	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۴	حمامۃ البشریٰ	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۵	نور الحق ہر دو حصہ	مئی سنہ ۱۸۹۴ء	مئی
۱۶	اتمام الحجۃ	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۷	کرامات الصادقین	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۸	سر الخلافہ	"	
۱۹	انوار الاسلام	"	
۲۰	نور القرآن نمبر ۱	"	
۲۱	نور القرآن نمبر ۲	سنہ ۱۸۹۵ء	
۲۲	ضیاء الحق	"	
۲۳	آریہ دھرم	"	
۲۴	انجام آتھم معہ ضمیمہ	سنہ ۱۸۹۶ء	
۲۵	جلسۂ اعظم مذاہب	"	
۲۶	کتاب البریہ	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	مئی
۲۷	استفتا	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	تاریخ طبع
۲۸	تحفۂ قیصریہ	"	مئی
۲۹	جلسۂ احباب بتقریب جشن جوبلی	" سنہ ۱۸۹۷ء	"
۳۰	سراج منیر	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	"
۳۱	حجۃ اللہ	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	"
۳۲	سراج الدین عیسائی کے	جون	جون
۳۳	چار سوالون کا جواب	سنہ ۱۸۹۷ء	
۳۴	محمود کی آمین	سنہ ۱۸۹۷ء جون	
۳۵	ضرورۃ الامام	سنہ ۱۸۹۸ء	ستمبر
۳۶	رازِ حقیقت	سنہ ۱۸۹۸ء	نومبر
۳۷	کشف الغطا	سنہ ۱۸۹۸ء	دسمبر
۳۸	ایام الصلح	سنہ ۱۸۹۹ء	جنوری
۳۹	حقیقۃ المہدی	سنہ ۱۸۹۹ء	فروری
۴۰	ستارۂ قیصریہ	سنہ ۱۸۹۹ء	اگست
۴۱	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	سنہ ۱۹۰۰ء	مئی
۴۲	اربعین نمبر اول	سنہ ۱۹۰۰ء	جولائی
۴۳	اربعین نمبر دوم	سنہ ۱۹۰۰ء	ستمبر
۴۴	اربعین نمبر ۳ و ۴	سنہ ۱۹۰۰ء	دسمبر
۴۵	اعجاز المسیح	سنہ ۱۹۰۱ء	فروری
۴۶	بشیر احمد شریف احمد مبارکہ کی		
۴۷	آمین	سنہ ۱۹۰۱ء	۲۷ نومبر
۴۸	دافع البلاء	سنہ ۱۹۰۲ء	اپریل
۴۹	الہدیٰ	سنہ ۱۹۰۲ء	جون
۵۰	تحفۂ گولڑویہ	سنہ ۱۹۰۲ء	ستمبر
۵۱	تحفۃ الندوہ	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۲	تحفۂ غزنویہ	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۳	خطبہ الہامیہ	سنہ ۱۹۰۲ء	
۵۴	تریاق القلوب	سنہ ۱۹۰۲ء	
۵۵	کشتی نوح	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۶	اعجاز احمدی	سنہ ۱۹۰۲ء	نومبر
۵۷	مواہب الرحمٰن	سنہ ۱۹۰۳ء	جنوری
۵۸	نسیم دعوت	سنہ ۱۹۰۳ء	فروری
۵۹	سناتن دھرم	سنہ ۱۹۰۳ء	مارچ

جن صاحبون کی طرف قیمت اخبار سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۰۳ء بقایا ہے وہ بابت قیمت مطلوبہ ارسال فرما کر کارخانہ کو ممنون فرماوین

[illegible]

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعۃ مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۰۷	چوہڑ صاحب	اکبری منڈی	لاہور
۱۳۰۸	سید قائم شاہ صاحب	پنڈی چری	منٹگمری
۱۳۰۹	سمیر صاحب	//	//
۱۳۱۰	فضلدین صاحب	سندھا نوالیہ	سیالکوٹ
۱۳۱۱	اہلیہ حکیم محمد قاسم صاحب کلارک	لالہ موسی	
۱۳۱۲	ہمشیرہ حکیم محمد قاسم		
۱۳۱۳	الہ داد صاحب	ماجرہ	گجرات
۱۳۱۴	احمد صاحب	//	//
۱۳۱۵	الہ دتا صاحب	//	//
۱۳۱۶	غنی خان کمپونڈر	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۳۱۷	اہلیہ غنی خان	//	//
۱۳۱۸	ہمشیرہ بشارت علی صاحب	سٹروعہ	//
۱۳۱۹	مہر دین گرداور نہر	بازدار والہ	ملتان
۱۳۲۰	مولا بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۳۲۱	عبد الغنی صاحب		//
۱۳۲۲	والدہ صاحبہ مولا بخش صاحب	//	//
۱۳۲۳	ہمشیرہ غلام احمد صاحب	//	//
۱۳۲۴	اہلیہ غلام احمد صاحب	//	//
۱۳۲۵	اہلیہ طفیل محمد صاحب	//	//
۱۳۲۶	اہلیہ محمد علی صاحب	//	//
۱۳۲۷	ہمشیرہ مہر خالص صاحب	//	//
۱۳۲۸	والدہ غلام احمد صاحب		//
۱۳۲۹	میان لکھا صاحب	لنگوری	//
۱۳۳۰	میان گام صاحب	//	//
۱۳۳۱	نیبا صاحب	//	//
۱۳۳۲	کیہان صاحب	//	//
۱۳۳۳	نظام الدین صاحب	//	//
۱۳۳۴	نواب خان	//	//
۱۳۳۵	عبد اللہ صاحب	لودیانہ	لودیانہ
۱۳۳۶	جھنڈا خان	بنگہ	جالندہر
۱۳۳۷	عمردین صاحب	//	//
۱۳۳۸	برکت علی		//
۱۳۳۹	سید احمد	//	//
۱۳۴۰	کرم الٰہی صاحب	کلاس والہ	
۱۳۴۱	محمد اسماعیل صاحب	//	سیالکوٹ
۱۳۴۲	صدیق محمد صاحب	کلاس والہ	سیالکوٹ
۱۳۴۳	عالم بی بی صاحبہ	//	//
۱۳۴۴	راجن بی بی ہمشیرہ کرم الٰہی	//	//
۱۳۴۵	کرم بی بی	//	//
۱۳۴۶	میان محمد صادق صاحب	اروپ	گوجرانوالہ
۱۳۴۷	حبیب اللہ خان	اسلام آباد	کشمیر
۱۳۴۸	دوست محمد خان	//	//
۱۳۴۹	عبد اللہ خان	//	//
۱۳۵۰	مسلم علی خان	//	//
۱۳۵۱	شیر علی خان	//	//
۱۳۵۲	حبیب خان	//	//
۱۳۵۳	محمد یار خان	//	//
۱۳۵۴	محمد زمان خان	//	//
۱۳۵۵	سکندر مہر	برازلو	//
۱۳۵۶	زینب بی بی	//	
۱۳۵۷	مبارک علی صاحب	کٹک	صالح پور
۱۳۵۸	گجن صاحب	دوگھوی گھمن	سیالکوٹ
۱۳۵۹	غلام قادر عرف بوٹا خان	لنڈا بازار	لاہور
۱۳۶۰	محمد اشرف حکیم بی اے	بارود خانہ	//
۱۳۶۱	حکیم امام الدین	شکرن	گورداسپورہ
۱۳۶۲	مبارک بی بی	ڈھوبن	سیالکوٹ
۱۳۶۳	محمد یار صاحب	قلعہ دار	گجرات
۱۳۶۴	فتح محمد صاحب	باغانوالہ	جہلم
۱۳۶۵	محمد علی صاحب	شروعہ	ہوشیارپور
۱۳۶۶	عبد اللہ امام مسجد	بھین	لاہور
۱۳۶۷	محمد سعید صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۳۶۸	الٰہی بخش صاحب	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۱۳۶۹	اہلیہ خواجہ حافظ محمد دین	بہونگر	گولکنڈا علاقہ نظام
۱۳۷۰	محمد سعید صاحب	مہن جھکرائی	سیالکوٹ
۱۳۷۱	نواب خان سپاہی	بکوکو	ابر برہما
۱۳۷۲	بہادر دین صاحب	چمکنی پشاور	پشاور
۱۳۷۳	عبد اللہ صاحب	درہبوڑیانز	کپورتھلہ
۱۳۷۴	نظام الدین	کہیر انوالی	//
۱۳۷۵	قادر بخش	کہیسر	لاہور
۱۳۷۶	عبد العزیز	رتن والہ	//
۱۳۷۷	سید بہادر شاہ	حصنور	//
۱۳۷۸	غلام محمد پٹواری	چھابانوالی	فیروزپور
۱۳۷۹	عبد الواحد	//	//
۱۳۸۰	محمد ابراہیم معہ اہلیہ و بہاگان	گوبہ پور	سیالکوٹ
۱۳۸۱	عبد الغنی خان محرر	بٹالہ	ریاست بنالہ
۱۳۸۲	عمردین صاحب	ڈنگہ	گجرات

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا